جماعت کی مخالفت پر ہمارا ردّعمل

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍اگست ۱۹۸۵ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۬ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ ﴿ؕ۱۲﴾ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ ﴿ؕ۱۳﴾ اِنَّهٗ هُوَ یُبۡدِئُ وَ یُعِیۡدُ ﴿ۚ۱۴﴾ وَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ﴿ۙ۱۵﴾ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدُ ﴿ۙ۱۶﴾ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ﴿ؕ۱۷﴾ (البروج: ۱۱-۱۷)

پھر فرمایا:

پچھلے دنوں جو ختم نبوت کے نام پر یہاں کانفرنس منعقد کی گئی چونکہ ان لوگوں کا کانگریس سے گہرا تعلق رہا ہے اور اب بھی ہونا بعید نہیں اس لئے غلطی سے منہ سے کانفرنس کی بجائے کانگریس کا لفظ نکل گیا۔ بہر حال یہ جو کانفرنس ہے اسے ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے اور وہ اس طرح کہ اس سے قبل حکومتیں اور اسلام دشمن طاقتیں مخفی طور پر ان لوگوں کی مدد کیا کرتی تھیں مگر اب کھل کر حکومتیں بھی مدد کر رہی ہیں اور اسلام دشمن طاقتیں بھی مدد کر رہی ہیں اور اس بارہ میں کوئی پردہ نہیں رہنے دیا گیا۔ چنانچہ یہ بات پہلی مرتبہ ہے کہ دو حکومتوں نے کھلم کھلا احرار کی کانفرنس کی سرپرستی کی ہے اور جہاں تک اس عیسائی حکومت کا تعلق ہے جس کی سرزمین میں یہ کانفرنس منعقد کی جارہی ہے باوجود اس کے کہ

کھلم کھلا اس ملک کے قوانین کو توڑا گیا اور نام لے لے کر قتل کی تلقین کی گئی، محض عمومی اشتعال انگیزی ہی سے کام نہیں لیا گیا بلکہ ایک مذہبی رہنما کا نام لے کر کھلم کھلا اس کے قتل کی تلقین کی گئی اور جوش دلایا گیا اور اس قانون شکنی کے باوجود اس امر سے آنکھیں بند کر لی گئیں حالانکہ یہ حکومت قانون کا بہت لحاظ کرنے والی حکومت ہے۔ تو جن قوتوں کی ملی بھگت پہلے مخفی ہوا کرتی تھی اب وہ کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ جہاں تک مقاصد کا تعلق ہے وہ مختلف ہوں گے لیکن نشانہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

سعودی عرب کا جہاں تک تعلق ہے اس کے مقاصد کے تجزیہ میں مَیں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے یہاں ایک حجاز کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس میں اہل سنت کے سواد اعظم نے بہت پرزور تقاریر کیں اور بہت زیادہ اس بات کو اچھالا کہ سعودی عرب وہابیت کو دنیا میں نافذ کرنے کی سازش کر رہی ہے اور اپنے مالی وسائل سے فائدہ اٹھا کر پاکستان پر بھی اس کو مسلط کرنا چاہتی ہے اور دیگر اسلامی ممالک پر بھی وہابیت کو مسلط کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے عالم اسلام کے سواد اعظم کو ایک بڑا بھاری خطرہ درپیش ہے۔ اہل سنت اگر بیدار نہ ہوئے اور بروقت اس خطرے کا مقابلہ نہ کیا تو پھر ہو سکتا ہے پانی سر سے گزر جائے، یہ خلاصہ تھا ان کی تقاریر کا۔ زبان ان کی بھی بسا اوقات تہذیب سے گری ہوئی شائستگی سے دور ہو جاتی تھی مگر مضمون یہی تھا جو میں نے بیان کیا ہے۔ تو اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور طریق نہیں ہو سکتا تھا کہ مسلمانوں کی توجہ یعنی غیر احمدی مسلمانوں کی توجہ احمدیوں کی طرف مبذول کروائی جائے اور ان کے اشتعال کا رخ احمدیت کی طرف پھیر دیا جائے اور اگر سُنی علماء اس میں ساتھ شامل نہ ہوں تو ان کو احمدیت کے حمایتی کے طور پر بدنام کیا جائے اور اگر وہ شامل ہو جائیں تو ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور بہرحال اس مہم کا سہرا وہابی علماء کے سر پر ہی رہے گا۔ تو یہ بہت ہی حکیمانہ جواب تھا ان کی طرف سے اگرچہ اخلاقی اور مذہبی اقدار سے اس کو کوئی بھی جواز حاصل نہ ہو مگر ایک سیاست کے نقطہ نگاہ سے ایک بڑی حکیمانہ چال تھی۔

دوسری وجہ اس کی ایک یہ بھی ہے کہ پاکستان میں واقعۃً وہابیت کو فروغ دینے پر بہت لمبے عرصہ سے خرچ کیا جا رہا ہے۔ پہلے اسلامی جماعت کے نام پر وہابیت کو فروغ دیا گیا۔ وہ ایک سیاسی لبادہ اوڑھ کر مذہبی جماعت تھی جس کی باگ ڈور کلیۃً ہمیشہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے ہاتھ میں رہی

ہے اور اب کھل کر مجلس احرار کے ساتھ بھی گٹھ جوڑ ہوا اور یہ جو نیا باب کھلا ہے، مجلس احرار کا سعودی عرب سے تعلق، اس کا سہرا یقیناً صدر ضیاء صاحب کے سر پر ہے۔ ورنہ پہلے احراریت سے کھلم کھلا گٹھ جوڑ سعودی عرب کا نہیں تھا۔ چنانچہ یہ گٹھ جوڑ اب بہت کھل کر سامنے آرہا ہے اور موجودہ فوجی حکومت کو اس کا یہ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے کہ روپیہ مل جاتا ہے ایک ملک سے اور اسے اپنے قیام کے جواز کے طور پر استعمال کرتے ہیں یعنی اسلام کی خدمت ہو رہی ہے اور فوج کا تو مقصد ہی اسلام کی سرحدوں کی حفاظت تھا۔ اس لئے احمدیوں کی دشمنی کے ذریعہ گویا ہم اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں اور اس لئے ہمارا جواز ہے باقی رہنے کا۔ تو اس سے دونوں حکومتوں کے مقاصد کو تقویت ملتی تھی۔ جہاں تک صدر پاکستان کا تعلق ہے ان کا اس کانفرنس میں پیغام بھیجنا اور سفیر کو مجبور کرنا کہ وہ خود جا کر وہاں پڑھیں اور شامل ہوں۔ پڑھنے کا تو مجھے یقینی علم نہیں لیکن بہر حال شامل ہونے کا حکم نامہ مرکز سے پہنچا ہوا تھا۔ بہر حال اس کو جو غیر معمولی اہمیت دی گئی اس کی کیا وجہ ہے؟ پہلے اس سے پاکستان میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ تو ہو رہا تھا لیکن یہ ہمیں علم ہے کہ کچھ مہینوں سے خاموشی بھی تھی یعنی گزشتہ جو بھی اقدامات کئے گئے تھے ان کے نفاذ کے متعلق تو مخفی طور پر ہدایات باقاعدہ دی جاتی تھیں حکومت کے کارندوں کو یہ تو کاروائی کبھی بھی نہیں رکی لیکن صدر محترم خاموش تھے کچھ عرصے سے۔ اس کانفرنس کے موقع پر یہ غیر معمولی جوش کے ساتھ جو سکوت کو توڑا گیا ہے اور غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی مختلف وجوہات ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس عرصہ میں انتخابات ہو چکے ہیں اور ایک جمہوری حکومت کو بظاہر قائم ہو جانا چاہیے تھا اور ایک لمبے عرصے تک انتخاب کے بعد جمہوری حکومت کا قائم نہ کرنا ایک ایسی چیز ہے جو کسی معقول انسان کو خواہ اُس کی تعلیم ہو یا نہ ہو سمجھ نہیں آسکتی۔ معمولی سا سیاسی شعور بھی ہو تو یہ بات سمجھ نہیں سکتا کہ جمہوری انتخاب مارشل لاء کی گود میں کیسے پل سکتا ہے۔ یہ تو بالکل ویسی ہی بات ہے جیسے بلی چوہیا کے بچے پال لے اور وہ اس کا دودھ پی کے پلنے لگیں۔ ناممکن ہے، تضاد ہے ایک اندرونی۔ مارشل لاء جب آتے ہیں تو جمہوریت کے خاتمہ کے لئے آتے ہیں، جمہوری اقدار کو مٹانے کے لئے آیا کرتے ہیں، جمہوری اقدار مارشل لاء کے نیچے پنپ سکتی ہی نہیں۔ یہ تو ناممکن ہے اور جب جمہوریت سر اٹھاتی ہے تو مارشل لاء کھسکنے لگتا ہے اور ایک طرف ہٹ جاتا ہے۔ تو یہ ایک ایسا

تضاد تھا جس کی طرف سے توجہ دوسری طرف مبذول کرانا پہلے سے بھی زیادہ ضروری ہو چکا تھا اور اس کے لئے سب سے مظلوم یا دنیا کے لحاظ سے کمزور جماعت جو سمجھی گئی وہ جماعت احمدیہ تھی۔ اس لئے یہ بات بڑی واضح ہے کہ کیوں دوبارہ ایک باسی کڑھی میں ابال آیا ہے۔

مظالم کو دوسری سرزمینوں میں منتقل کرنا بھی ایک مقصد تھا۔ چنانچہ محض اس کانفرنس کا یہ مقصد نہیں تھا کہ انگلستان میں منعقد کر دی جائے تا کہ پہلی سنی کانفرنس کا اثر توڑا جائے بلکہ پالیسی ہے یہ کہ دیگر ممالک میں ہر جگہ اس قسم کانفرنسیں منعقد کی جائیں اور اشتعال انگیزی کو غیر سرزمینوں میں منتقل کیا جائے۔ اس میں ایک حکمت اور بھی ہے یعنی جو ان کے مقاصد ہیں ان مقاصد میں ایک یہ حکمت بھی ہے کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں یہ بڑی شدت کے ساتھ آواز اٹھا رہی ہے کہ پاکستان کا ایک فوجی آمر لکھوکھہا معصوم ہم وطنوں پر ظلم کر رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے اور باز نہیں آ رہا۔ اس آواز کا دنیا پر غیر معمولی اثر ہے اور دن بدن زیادہ سے زیادہ حکومتیں اس بات کی قائل ہوتی چلی جا رہی ہیں کہ پاکستان کی موجودہ حکومت ظالم ہے۔ اس کا جواب دو طرح سے حکومت پاکستان کے موجودہ آمروں نے دینے کی کوشش کی۔ پہلے یہ حرکت کی کہ اس مسئلہ کو مخلوط اور مبہم کرنے کی کوشش کی گئی اور باہر کے پاکستانیوں پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی گئی کہ مسئلہ احمدیت بمقابل پاکستان کا ہے، احمدی پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں اور وہ سیاسی تحریکات جو غیر ملکی پاکستانیوں میں موجودہ فوجی آمر کے خلاف اٹھ رہی تھیں ان کا رخ بدلا گیا اور نادانی سے، ناسمجھی سے بہت سے سادہ لوح پاکستانی واقعۃً اس لحاظ سے ان کے دھوکے میں آ گئے اور کئی جگہ ہمیں بڑی محنت کرنی پڑی اس غلط خیال کو دل سے نکالنے کے لئے کہ پاکستان کے ساتھ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سب سے زیادہ محبّ وطن ہم ہیں خدا کے فضل کے ساتھ، تمہارے مظالم سہنے کے باوجود آج بھی اگر پاکستان کو کوئی خطرہ ہو تو سب سے زیادہ قربانی کرنے والے پاکستان کے احمدی ہوں گے اور تمام دنیا میں پاکستان کا جھنڈا بلند کرنے میں جتنا کردار احمدیت نے ادا کیا ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی مذہبی جماعت کو حاصل نہیں تم میں سے، سوواں حصہ بھی حاصل نہیں۔ ایک مذہبی جماعت بتاؤ جس نے ساری دنیا میں پاکستان کے حق میں آواز بلند کی ہو، جب بھی پاکستان کو خطرہ ہو پاکستان کے حق میں آواز بلند کی ہو، جب خطرہ نہ بھی ہو تب بھی پاکستان کا نام بلند کرنے کے لئے حتی المقدور کوشش کی

ہو۔ صرف پاکستانی احمدیوں نے نہیں غیر پاکستانی احمدیوں نے بھی، افریقن احمدی نے بھی، انگریز احمدی نے بھی، امریکن احمدی نے بھی، چینی احمدی نے بھی، جاپانی احمدی نے بھی کوئی ملک ایسا بتائیں جہاں احمدیت نے نفوذ نہ کیا ہو اور محض اس محبت کے نتیجہ میں کہ ہمارے وطن میں ہدایت پاکستان سے آئی ہے انہوں نے پاکستان کے حق میں آواز نہ بلند کرنی شروع کر دی ہو۔

تو اتنا بڑا جھوٹ بولا گیا اور پھر لوگوں نے اس کو قبول بھی کرنا شروع کر دیا اور بعض جگہ انگلستان میں خاص طور پر بریڈفورڈ کا علاقہ ہے اسی قسم کے دوسرے علاقے ہیں جہاں آزاد کشمیر کے مزدور پیشہ لوگ بڑی کثرت سے آئے ہوئے ہیں زیادہ تعلیم کا معیار اونچا نہیں، بڑے بڑے تعلیم یافتہ بھی ہیں مگر مذہبی معاملات میں ان کے اندر سوچ اور فکر کی عادت نہیں ہے، بعض امور کا تجزیہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہاں اور ایسے دوسرے علاقوں میں افریقہ میں بھی احمدیت کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے یہ ہتھیار استعمال کیا گیا کہ یہ تو پاکستان دشمن جماعت ہے، یہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں حالانکہ بالکل جھوٹ ہے۔ ’’سفید‘‘ اگر نام رکھنا چاہئے تو اس جھوٹ کا رکھنا چاہئے، یہ سفید جھوٹ ہے۔

پاکستان کے خلاف ہمارا ہرگز کوئی پروپیگنڈا نہیں۔ پاکستان کو ظلم سے بچانے کے لئے ہماری کوشش ہے۔ باقی سیاسی جماعتیں، جو کروڑ ہا دوسرے پاکستانی اپنے جائز حقوق سے محروم ہوئے بیٹھے ہیں۔ وہ جب آواز اٹھاتے ہیں تو وہ پاکستان دشمن ہو جاتے ہیں؟ ایک جمہوریت کے اوپر مارشل لاء کو نافذ کرنا بتا رہا ہے کہ لازماً استبداد کی حکومت ہے، لازماً آزادی ضمیر کا کوئی حق باقی نہیں رکھا گیا۔ پاکستان کے شرفاء نے اپنے نمائندے منتخب کئے اور ان منتخب نمائندوں پر نہ یہ اعتماد ہے کہ تم ملک کی حفاظت کرو گے، نہ یہ اعتماد ہے کہ تم اسلام کی حفاظت کرو گے، اسلام کی حفاظت کے لئے انہی لوگوں کے فوجی بچے چاہئیں اور ان فوجی بچوں کے ماں باپ اسلام کے غدار ہیں ان کے اوپر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ نعوذ باللہ من ذلک یہ آئیں گے تو اسلام کے جڑیں اکھیڑ کے پھینک دیں گے۔ کیا استدلال ہے کیا منطق ہے اس میں! لیکن بہر حال یہی باتیں ہیں یہی ان کا استدلال ہے جو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر فریب کے ساتھ، پردے ڈال کر، عقلوں کو دھوکہ دے کر اور یہ کہا جا رہا ہے کہ دیکھو اسلام کو خطرہ ہے احمدیت سے، جب تک احمدیت نہ مٹا دی جائے اس وقت تک مارشل لاء جا کیسے سکتا

ہے اور اسلام کا سچا ہمدرد سوائے فوجی ٹولے کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا، ظاہر بات ہے کہ فوج ہی ہے جو اسلام کو نافذ کرے گی ورنہ تم لوگوں کے بس میں ہو تو تم تو اسلام کا کچھ بھی باقی نہ چھوڑو، یہ ہے استدلال کا خلاصہ۔

تو جب غیر ملکوں میں یہ اس پروپیگنڈا کو پھیلاتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں کچھ لوگوں پر اثر پڑتا ہے لیکن ایک فرق ہے خدا کے فضل سے یہاں ہمیں بھی بولنے کا حق ہے، دنیا کے ہر دوسرے ملک میں جماعت احمدیہ کو بولنے کا حق ہے اور وہاں ہم جواب دیتے ہیں ان کو سمجھاتے ہیں، ان کو بتاتے ہیں کہ بھئی ہم تو ایک کشتی میں ہیں تم بھی مظلوم ہو ہم بھی مظلوم ہیں۔ صرف یہ کہ ہم زیادہ مظلوم ہیں تم ذرا کم مظلوم ہو اس سے زیادہ تو کوئی فرق نہیں۔ تو پھر وہ سمجھتے بھی ہیں۔ ایک تو میں جماعت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پروپیگنڈا کو سمجھنے کے بعد کوئی ایسی بے احتیاطی کا کلمہ منہ سے نہ نکالیں کہ اس پروپیگنڈا کو تقویت حاصل ہو۔ کھول کر بتانا چاہئے کہ ہم ہرگز پاکستان کے دشمن نہیں۔ **نعوذ باللہ من ذالک** اس کا تو وہم و گمان بھی کسی احمدی کے دل میں نہیں آسکتا بلکہ پاکستان کے سب سے زیادہ فدائی اور وفادار شہری ہم ہیں خدا کے فضل سے اور ثبوت یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت ہمیں ہر طرح کے مظالم کا نشانہ بنا رہی ہے پھر بھی ہم پاکستان کی وفاداری نہیں چھوڑتے۔ ہاں ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں ایک ٹولے کے ظلم کے خلاف جو تمام دنیا میں پاکستان کو بدنام کروا رہا ہے۔ تمام دنیا میں اسلام کو بدنام کروا رہا ہے کیونکہ اسلام کا نام لے کر وہ اپنے زندہ رہنے کا عذر پیش کر رہا ہے اور ظلم کو اگر اسلام کا سہارا دیا جائے گا تو اسلام بدنام ہوگا۔

بہر حال ایک تو یہ انہوں نے طریق کار اختیار کیا اب اس سازش کو آگے بڑھایا ہے اور اب یہ سکیم ہے اور یہ خبریں ان علماء کے ماحول سے ہی ہمیں ملی ہیں قطعی طور پر، یہ اندازے نہیں ہیں جو درباری علماء ہیں جن کی پہنچ ہے درباروں تک۔ یہ لوگ دل کے ہلکے ہیں اور بات ہضم نہیں کر سکتے پوری طرح پروپیگنڈا کرتے ہیں باہر جا کر اور بتاتے ہیں کہ ہم اتنے عظیم الشان لوگ ہیں کہ ہمیں دربار تک رسائی ہوگئی ہے اور بڑے Confidence کے ساتھ، بڑی راز داری کے ساتھ ہمیں وہ سکیمیں بتائی جاتی ہیں جن پر عمل درآمد کروایا جانا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہر قسم کی حمایت کا یقین دلایا جاتا ہے۔ تو سازش یہ ہے کہ غیر ممالک میں پاکستان کے عناد کو اس حد تک منتقل کر دیا جائے

اور اتنا عوام الناس یعنی ان مسلمانوں کو جو ان ممالک میں بستے ہیں اتنا ان کو مضطرب کر دیا جائے اتنا مرتعش کر دیا جائے کہ اس کے نتیجے میں وہ قتل و غارت وہاں بھی شروع کر دیں اور جب وہاں قتل و غارت شروع ہوں گے تب ہم ان کو کہیں گے کہ تم ہمیں کہتے تھے کہ تمہارے ملک میں ظلم ہو رہا ہے، یہ تو تمہارے ملک میں بھی ہو رہا ہے۔ اُس وقت یہ تجزیہ کوئی نہیں کر سکے گا کہ یہ ظلم کروانے والے بھی تم ہی لوگ ہو، تم نے وہاں زمین کو گندا کیا اور ظلم سے بھر دیا اور اب ہماری زمینوں کو بھی گندا کر رہے ہو اور ظلم سے بھر رہے ہو۔ واقعاتی طور پر دنیا کو صرف یہی نظر آئے گا کہ احمدیت تو ہے ہی مغضوب اس کو تو ہر جگہ دنیا نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ہر جگہ ان کے خلاف قتل و غارت کی مہم جاری ہے اس لئے پاکستان اکیلا بیچارہ کیا ہے، ساری دنیا اس میں شامل ہوگئی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جس حمام میں یہ ہیں اس میں باقی بھی آجائیں اور سارے ہی ننگے ہو جائیں، تقویٰ کے لباس سے عاری ہو جائیں۔ یہ ہے سازش جسے پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

تو جماعت کو اس لحاظ سے بھی میں متنبہ کرتا ہوں۔ پہلے میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ اپنی حفاظت کا جو انتظام اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار کرنے کی توفیق بخشی ہے وہ ضرور اختیار کریں لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی متنبہ کرتا ہوں کہ نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دینا، ظلم کا جواب ظلم سے نہیں دینا، بے حیائی اور فحش کلامی کا جواب بے حیائی اور فحش کلامی سے نہیں دینا، آپ کی تہذیبی اقدار ہیں۔ زندہ قوموں کی روایات کی حفاظت کی جاتی ہے آپ بھی ان اعلیٰ روایات کی حفاظت کریں۔ اپنے معیار کو نہ گرنے دیں۔ سر اُٹھا کر چلیں۔ جہاں ظلم ہو رہا ہے وہاں بھی سر اٹھا کر چلیں، جہاں آپ کو سر اٹھا کر اجازت ہے چلنے کی وہاں بھی سر اٹھا کر چلیں۔ آپ کا سر اخلاقی اور اسلامی اقدار کی نظر میں نہیں جھکنا چاہئے۔ اس لحاظ سے آپ کا سر ہمیشہ بلند رہنا چاہئے۔ یعنی ظاہری طور پر تو ایک مظلوم کا سر زبردستی جھکایا جاسکتا ہے لیکن اگر اس کی اقدار کا سر بلند ہے، اس کے اخلاق کا سر بلند ہے تو خدا کی نظر میں وہی سر بلند کہلاتا ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے آپ نے ہرگز کسی قسم کی شکست کو تسلیم نہیں کرنا قبول نہیں کرنا اپنی اقدار کی حفاظت کریں۔ اور ان اقدار کے اندر رہتے ہوئے یہ تہیہ کرلیں کہ ہر جگہ جہاں احمدیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اس کا برعکس نتیجہ پیدا کریں گے اسی لئے میں تبلیغ پر زور دیتا ہوں۔

جب یہ قتل و غارت کی تعلیم دیتے ہیں تو اس کا جواب ایک یہ ہوسکتا ہے کہ ہم بھی قتل و غارت کریں قرآن اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک باقاعدہ اذن نہ آئے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس زمانے میں اس کا کوئی سوال نہیں ہے اس لئے بغیر کسی اذن الٰہی کے ظلم کے خلاف ہتھیار اٹھانا بھی منع ہے اسلام میں۔ جب تک قرآن کریم میں أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا (الحج:۴۰) کا فرمان نازل نہیں ہوا اُس وقت تک مومنوں کی جماعت مظلومیت کے دور میں رہی۔ تیرہ سال تک شدید مظالم کا سامنا کیا ہے لیکن ہرگز آنحضورﷺ نے ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس کا وہم بھی دل میں نہ کریں کہ آج یا کل مسلمانوں کے مقابل پر خواہ وہ کیسے ہی ظلم کی راہ اختیار کریں آپ کو اجازت مل سکتی ہے۔ اگر ایسی اجازت ملنی ہوتی تو اس دور کا نام مسیحیت کا دور نہ رکھا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح کا لقب دینے میں یہ حکمت ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ آپ کو ایک دو نسلوں کے لئے نہیں سینکڑوں سال کے لئے بھی اگر آپ کو مظالم برداشت کرنا پڑیں تو آپ اس کے لئے تیار ہو جائیں اور ظلم کا جواب عفو سے تو دینا ہے ظلم کا جواب اینٹ اور پتھر سے نہیں دینا۔ انفرادی دفاع ایک بالکل اور مسئلہ ہے۔ جب ایک آدمی حملہ کرتا ہے تو انفرادی طور پر دفاع کیا جاتا ہے۔ اس چیز کی دنیا کا ہر قانون اجازت دیتا ہے یعنی ہر شریف ملک کا قانون اجازت دیتا ہے لیکن قومی طور پر لڑائی کی حالت اختیار کر جانا یہ اور بات ہے۔ میں اس وقت اس کی بحث کر رہا ہوں۔

تو تبلیغ کے ذریعہ ہم نے اپنا انتقام لینا ہے۔ ہمارا ایک سر کاٹا جاتا ہے تو ان کا سر کاٹ کر نہیں ان کے سر قبول کر کے محبت کے ساتھ، ان کی تعداد کو اپنا کر اس میں کمی پیدا کرنی ہے۔ ایک احمدی کو یہ قتل کے ذریعہ کم کرتے ہیں تو آپ ہزار غیر احمدیوں کو احمدی بنا کر ان میں کمی پیدا کریں، یہ انتقام ہے آپ کا۔ یہ وہ انتقام ہے جو ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھا ہے۔ یہ وہ انتقام ہے جو آنحضورﷺ نے ابو جہل سے لیا تھا، اس کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا، جو ولید سے لیا تھا اُس کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ ایک جگہ نہیں، دو جگہ نہیں،

سینکڑوں دشمنوں سے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے عفو کے ذریعہ انتقام لیا اوران کی نسلیں محمد مصطفی ﷺ کی طرف منسوب ہوگئیں اور آپؐ پر درود بھیجنے لگیں اور اپنے ماں باپ پر لعنتیں بھیجنے لگیں۔اس سے زیادہ عظیم الشان انتقام سوچا بھی نہیں جاسکتا۔انتقام بھی ہے اور بھلائی بھی ہے، انتقام بھی ہے اور احسان بھی ہے۔ایسا حسین امتزاج انتقام اور احسان کا،کوئی دنیا کی قوم مثال پیش تو کر کے دکھائے۔آنحضرت ﷺ کو جب غلبہ نصیب ہوا تب بھی یہی احسان کا طریق جاری تھا۔محض یہ مجبوری کا احسان نہیں تھا۔

تو آپ اس طرح انتقام لیں گےان کے مظالم کا جو ہر سرزمین کی طرف منتقل کئے جارہے ہیں۔ ہر سرزمین پر اس طرح انتقام لیں گے کہ اگر سال میں ایک احمدی ہوتا ہے وہاں تو اب سو ہونے لگیں، ہزار ہونے لگیں۔ جتنا یہ دبانے کی کوشش کریں اتنا ہی زیادہ آپ کے ولولوں کے سر بلند ہونے شروع ہو جائیں۔اتنا ہی زیادہ آپ کے اندر جوش اور ولولہ پیدا ہونا شروع ہو جائے نئے عزم آپ کو عطا ہوں نئی عظمتیں نصیب ہوں آپ کے حوصلوں کو، یہ ہے آپ کا انتقام۔

اب میں ایک دردناک خبر سے بھی آپ کو مطلع کرتا ہوں جو میرے لئے انتہائی درد کا موجب بنی مگر یہ ہے ایسی چیز جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ اس درد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اعزاز بھی پایا جاتا ہے،احسان بھی پایا جاتا ہے۔ یہ وہ درد ہے جو ہمیشہ اپنے پیاروں کو عطا کرتا ہے۔ یہ وہ درد ہے جو اپنے دشمنوں کو عطا نہیں کیا کرتا یعنی شہادت کا درد۔ابھی چند دن پہلے ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی مجاہد اسلام واقفِ زندگی **قریشی محمد اسلم صاحب** کو بڑے ظالمانہ طور پر بعض کرائے کے ٹٹوؤں سے قتل کروایا گیا ہے۔ یہ ٹرینیڈاڈ ویسٹ انڈیز میں ہمارے مبلغ تھے اور وہاں کرائے کے قاتل لے کر ان کا پیچھا کروایا گیا اور کسی تقریب پر گئے ہوئے تھے، جب واپس نکلے ہیں تو ان اوباشوں نے باقاعدہ گھیر کر موٹر سے کر نکالا اور پکڑ کر مضبوطی سے سر کے پاس سے 6 انچ کے پاس سے فائر کر کے ہلاک کیا اور پھر اس کے بعد پوری طرح تسلی کی کہ مر چکے وہ تب وہاں سے رخصت ہوئے اور وہاں ایسا ہوتا رہتا ہے۔

جہاں تک جماعت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں قیاس آرائیاں

نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر چہ پس منظر وہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے لیکن تقویٰ شعاری کا یہ تقاضا ہے کہ جب تک تحقیق نہ ہو دشمن پر بھی الزام نہ لگایا جائے۔ وہ جو کھلم کھلا قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں جب تک کوئی ثبوت نہ ہو احمدی ان پر بھی الزام نہیں لگائے گا، نہ میں لگاتا ہوں کیونکہ میں نے آپ کو بتانا ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔ اس لئے اس پس منظر میں یہ جب میں نے بیان کیا ہے تو یہ ہرگز مقصد نہیں ہے کہ یہ کہوں کہ یہ علماء جنہوں نے آکر کھلم کھلا قتل کی تلقین کی ہے اور وہ حکومتیں جو ان کی پشت پناہی پر ہیں انہوں نے یہ قتل بھی پیسے دے کر کروایا ہے بلکہ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پس منظر کے باوجود آپ بدظنیوں سے کام نہ لیں۔ ایک آزاد حکومت تحقیق کروا رہی ہے اس کو تحقیق کرنے دیں۔ ہوسکتا ہے کوئی اور عناصر اس کے ذمہ دار ہوں اس لئے قیاس آرائی کی خاطر میں آپ کو نہیں بتا رہا۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس شہید کو اور ان کے اہل وعیال کو اور پس ماندگان کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اپنے انتقام کو خدا پر چھوڑ دیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب ہم بغیر تحقیق کے الزام لگا دیں گے تو پھر معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پھر پیچھے ہٹ جائے گی۔ اگر اس معاملے کو خدا کے ہاتھ میں رہنے دیں گے تو اس سے بہتر انتقام لینے والا اور کوئی نہیں، وہ صاحب مقدرت ہے، وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے، کوئی مخفی سازش اس کی نظر سے چھپتی نہیں۔ جب رات کو چھپ کر لوگ مخفی سازشیں کرتے ہیں اس وقت بھی خدا ان کے اندر موجود ہوتا ہے اور ان سازشوں سے باخبر ہوتا ہے۔ رات کو چھپ کر چلنے والا، دن کو کھل کر چلنے والا، اونچی بات کرنے والا، نیچی بات کرنے والا، سارے خدا تعالیٰ کی نظر میں رہتے ہیں۔

اس لئے ایک تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شریروں سے خود انتقام لے اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے وہی انتقام لینا ہے کہ بدی کا بدلہ حسن سے عطا کرنا ہے، اور یہی ہماری کوشش رہے گی۔ علاوہ ازیں اپنے دیگر کارکنان سلسلہ کے لئے بھی دعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہر شر سے ان کو محفوظ رکھے اور جہاں تک جماعت کا تعلق ہے حفاظت کی جو تدابیر اختیار کرسکتی ہے جماعت کو کرنی چاہئیں اور بیدار مغزی سے رہنا چاہئے، آنکھیں کھول کر رہنا چاہئے۔ اس سے بہتر کوئی حفاظت کا انتظام نہیں

ہوتا دنیاوی لحاظ سے کہ ایک جماعت کا ہر فرد ہوشیار ہو اور بیدار مغز ہو، آنکھیں کھول کر رکھے اور یہ سمجھے کہ گویا اس کی ذمہ داری ہے حفاظت کی۔ اس نظر سے اگر ساری جماعت نگران رہے تو جو مصنوعی ذریعے ہیں حفاظت کے مثلاً حکومتیں بہت بہت پیسے دے کر ماہروں کو رکھتی ہیں ان کے مقابل پر یہ حفاظت کا ذریعہ بہت زیادہ بہتر ہے۔ ورنہ تو بڑی بڑی حکومتوں کی حفاظت میں بھی جب قاتل قتل کرنا چاہیں تو کر دیا کرتے ہیں لیکن سب اگر بیدار ہوں سب کی نظر اس بات پر رہے اور متوجہ ہوں اور قربانی کے لئے تیار ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حفاظت کا معیار بہت زیادہ بلند ہو جایا کرتا ہے۔

اب میں آخر پر ایک اور پہلو سے اس بات پر روشنی ڈالتا ہوں کہ صدر محترم نے جو زبان اختیار کی ہے یہ کیا ہے زبان ؟ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ پیغام میں کہا ہے کہ یہ کینسر ہے ہماری سوسائٹی کا اور میں سربراہ مملکت کے طور پر تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کینسر کو اکھاڑ کے پھینک دوں گا۔ یہ کیسی زبان ہے؟ کسی مہذب ملک کا کوئی سربراہ ایسی زبان استعمال کیا نہیں کرتا۔ تو کیا مقصد ہے اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ ایک تو یہ نتیجہ ایک احمدی نکال سکتا ہے کہ شدید ذاتی بغض و عناد ہے جماعت کے خلاف گویا کہ مذہبی جنون ہے، لیکن صدر محترم کی جو دوسری ادائیں ہیں وہ اس بات کو درست نہیں بتاتیں۔ کیونکہ ایسا شخص جو جماعت احمدیہ کے خلاف بغض و عناد میں اس طرح ابل رہا ہو کہ جب بولے تو اس زبان میں بولے۔ وہ یہ تو نہیں کر سکتا کہ بعض قسم کے احمدیوں کے گھروں میں جا کر ان کی تقریبات میں شامل ہو ان کے ساتھ مل کر تصویریں کھنچائے اور دونوں اس پر فخر کرنے لگیں۔ تو یہ بات تو بالکل ایک مختلف قسم کی شخصیت کا پتہ دیتی ہے، اس لئے کوئی اور بات ہے۔

ایک بات تو یہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تقدیر ہے کہ ان کو یہ زبان استعمال کرنا پڑی کیونکہ کینسر باغی کو کہتے ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ کسی اور بیماری کا نام باغی نہیں رکھا جا سکتا سوائے کینسر کے کیونکہ کینسر میں جو عضو بیمار ہوتا ہے، جس حصہ کو بیمار سمجھا جاتا ہے ، اس کی بیماری یہ ہے کہ وہ باقی نظام کے خلاف بغاوت کرتا ہے پھر اس کو بچایا نہیں جاتا ورنہ ماؤف حصوں کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو جسم کا ماؤف حصہ عام بیماریوں میں ہو اس کو آپ

بچانے کی کوشش کرتے ہیں وہ مغلوب ہوتا ہے کسی اور بیماری سے لیکن کینسر میں یہ فرق ہے کہ یہ خود صحت مند حصے کو مغلوب کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی جسم کا اپنا ایک حصہ ہے لیکن ان کا خون چوس کر خود بڑھ رہا ہے ان کی دوسری طاقتوں کو غصب کر رہا ہے اور وہ بیچارے صحت مند اجزاء جو اپنا دفاع نہیں کر سکتے اُن پر یہ غالب آجاتا ہے اور ان کا خون چوستا چلا جاتا ہے۔ تو یہ بغاوت ہے جس کو انگریزی زبان میں اصطلاحاً کینسر کہا جاتا ہے یعنی جسمانی بغاوت اور روحانی لحاظ سے ایسے شخص کا نام اَشِرٌ رکھا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے بھی بعض ایسے لوگ پیدا ہوئے تھے جنہوں نے خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کو اور صالحین کو اَشِرٌ ہی قرار دیا تھا یعنی کینسر سوسائٹی کا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ثمود کی قوم میں سے ایک نے کہا یا ثمود کی قوم نے صالح کو مخاطب ہو کر کہا ءَاُلۡقِیَ الذِّکۡرُ عَلَیۡہِ مِنۡۢ بَیۡنِنَا بَلۡ ہُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۶﴾ (القمر: ۲۶) کیا ہم جیسے لوگوں میں خدا کا ذکر چل پڑے اور خدا کا ذکر اتارا جائے ہمارے جیسے لوگوں پر! ہم جانتے ہیں اپنی سوسائٹی کے حال! ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کلام کرے اور ہم جیسے لوگوں میں سے کسی سے کلام کرے یہ مِنۡۢ بَیۡنِنَا نے ان کی سوسائٹی کی قلعی کھول دی۔ یعنی ہم جتنے صالح ہیں ہمیں پتہ ہے کہ کتنے صالح ہیں۔ جو ہمارا حال ہے تقدس کا وہ ہم جانتے ہیں اور ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور یہ دعویٰ کر رہا ہے مجھ پر تم لوگوں کے درمیان اللہ کا ذکر اتارا جا رہا ہے، یہ نہیں ہوسکتا! بَلۡ ہُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ نہیں نہیں بلکہ یہ تو بہت سخت جھوٹا ہے اور اَشِرٌ ہے، باغی ہے، سوسائٹی کا کینسر ہے، یہ تمہیں کھا جائے گا، تمہارا خون چوس جائے گا اور بیمار حصہ کے ہونے کے باوجود یہ صحت مند حصہ پر قبضہ کر جائے گا، تو اسی کو کینسر کہتے ہیں۔

لیکن ساتھ ہی اس آیت کے پہلے حصہ نے بتا دیا کہ ان کی دلیل بالکل بودی اور بے معنی ہے اور اس کے اندر ہی اس کی اپنی شکست کے سامان موجود ہیں۔ جس سوسائٹی کا یہ حال ہو کہ لقائے باری تعالیٰ سے مایوس ہو چکی ہو جو اس بات کو تعجب سے دیکھے کہ خدا کا کلام نازل ہوسکتا ہے اس زمانے میں کسی انسان پر، اُس سوسائٹی کا یہ کہنے کا حق نہیں کہ ہم صالح ہیں اور تم غیر صالح ہو۔ صالح تو وہی ہوگا جس سے خدا کلام کرسکتا ہے، وہ تو صالح نہیں کہلا

سکتا جو اپنے منہ سے اقرار کرتا ہے کہ ناممکن ہے کہ ہم جیسے لوگوں سے خدا کلام کر سکے۔ تو دوسرے کی کمزوری کا اثبات تم کر سکو یا نہ کر سکو اپنی کمزوری کا اقرار تم نے بہر حال کر لیا۔ پس یہ تو بہر حال درست نہیں کہ ایسے لوگ جو خدا سے ہم کلام ہونے کا دعویٰ کریں، یہ دعویٰ کریں کہ اللہ نے ان سے کلام کیا ہے ان کو اَشِرٌ قرار دیا جائے یعنی باغی جو غیروں پر بزور قابض ہو جائیں اور ناحق قابض ہو جائیں کیونکہ ان کے ساتھ بغاوت کی دوسری علامتیں بھی نہیں ہوتیں ۔ بغاوت کے لئے جو طاقت چاہئے ،بغاوت کے لئے جو جتھہ چاہئے، بغاوت کے لئے جو دنیاوی سامان چاہئیں وہ ان سے بھی عاری ہوتے ہیں ۔تو کسی نقطہ نگاہ سے دیکھو وہ لوگ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں اور خدا سے ہمکلام ہونے کا دعوے کرتے ہیں ۔ان پر یہ کسی پہلو سے بھی الزام نہیں لگ سکتا کہ وہ اَشِرٌ ہیں یعنی سوسائٹی کا کینسر ہیں لیکن الزام لگانے والے اگر اپنے حالات پر غور کریں اور تجزیہ کریں تو بعینہٖ ان پر یہ مثال صادق آتی ہے۔جسم کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کمزور دیکھ کر اس پر قابض ہو جائے اور اس کے تمام اقتصادی چینلز (Channels) پر قبضہ کر لے۔وہ صالح خون جس قوم کے عوام الناس کے جسموں میں دوڑنا چاہئے وہ چند قابضوں کے جسم کی رگوں میں دوڑنا شروع کر دے اور Vampire (ومپائر) کی طرح وہ ساری قوم کو چوسنے لگ جائے ۔اس کو اَشِرٌ کہتے ہیں۔

بس دعوے تمہارے کچھ اور ہیں واقعات اور حالات جو قطعی طور پر ثابت کر رہے ہیں وہ بالکل کچھ اور بات کو ثابت کر رہے ہیں ۔ بہر حال جو کچھ بھی کہو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا توکل کسی دنیا کے سہارے پر نہیں ۔صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہمارا توکل ہے۔ کچھ احمدی بے چین ہیں، کچھ احمدی بے قرار ہیں کہ دیر ہو رہی ہے۔ وقت کے مالک تم تو نہیں ہو وقت کا مالک تو ہمارا خدا ہے اور وہ بہتر جانتا ہے کہ کس وقت کس تقدیر کو ظاہر فرمانا ہے اور یہ بھی ایک وجہ ہوسکتی ہے کہ کچھ دیر خاموشی کیوں اختیار کی گئی اور پھر ایک دم اس خاموشی کو کیوں توڑا گیا کہ جس خدا کی تقدیر کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ نازل ہونے والی ہے وہ بظاہر نازل نہیں ہوئی۔

چنانچہ ہمارے علم میں ہے کہ سی۔آئی۔ڈی کی طرف سے مسلسل ایسی رپورٹیں بھجوائی جاتی رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ یہ باتیں کرتی ہے کہ تمہاری مدت آٹھ سال کی ہے اس سے زیادہ آگے نہیں چلو گے۔ باوجود اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں کوئی نام نہیں تھا، کوئی زمانے کی تعیین نہیں تھی لیکن جو ظلموں سے بیچارے ستائے گئے ہوں وہ ڈھونڈتے ہیں سہارے، تلاش کرتے ہیں وہ جگہیں جہاں امکانی طور پر ایک ذکر موجود ہو۔ تو ہوسکتا ہے کہ احمدی یقیناً کرتے ہوں گے۔ میرے علم میں ہے بعض دفعہ مجھے بھی یہ خیال گزرا کہ یہ کوئی بعید نہیں کہ اس زمانے کے حالات پر چسپاں ہونے والی پیش گوئی ہو۔ تو اس میں تو کسی احمدی کا قصور نہیں ہے۔ جس بیچارے کو ستایا جارہا ہے، مارا جارہا ہے، لوٹا جارہا ہے، زندگی کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جارہا ہے، اپنے ہی ہم وطنوں کے ذریعہ اسے وطن کا دشمن قرار دیا جارہا ہے اور مروایا جارہا ہے اور پھر سربراہ مملکت ہوتے ہوئے یہ بجائے اس کے کہ اُن کے حقوق کی حفاظت کریں ان کے حقوق کی خاطر انصاف کی خاطر وہ ان کے دشمنوں سے خود ٹکر لیں ان پر دشمن آزاد چھوڑے جارہے ہیں ان کی طرف سے اور یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ یہ وطن کے دشمن ہیں، اتنی مظلومیت کی حالت کے باوجود اگر منہ سے ایک فقرہ نہ نکلے تو پھر تعجب کی بات ہے۔ تو ہرگز اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ اندازے تھے اور ہوسکتا ہے کہ خاموشی کی بھی یہی وجہ ہو کیونکہ مذہبی دنیا میں یہ واقعہ ایک دفعہ نہیں بیسیوں مرتبہ ہو چکا ہے کہ بعض اوقات بعض خدا کے بندوں کے دشمن اندرونی خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ ڈر جاتے ہیں کہ ہو سکتا ہے واقعۃً کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کی تقدیر واقعی ان کے حق میں اور میرے خلاف ظاہر ہو اور بڑے بڑے سرکش بھی مخالفین ایسے ہیں جن کی تاریخ کو قرآن نے محفوظ کیا ہے۔ ان کے زمانوں میں ایسا ہوتا رہا کچھ دیر خاموشی رہی کچھ دیر تبدیلی کے آثار ہوئے پھر دلیر ہو گئے اور پھر بے دھڑک ہو کر انہی مظالم میں مبتلا ہو گئے جو پہلے کیا کرتے تھے انہی مظالم کو توڑنے لگے دوسروں پر جو پہلے توڑا کرتے تھے۔ تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوا اور کیوں خاموشی تھی اور کیوں خاموشی توڑی گئی؟ بہر حال دنیاوی وجوہات تو ہمارے سامنے ہیں وہی کافی ہیں اس کی توجیہ کے لئے کہ کیوں خاموشی اختیار کی گئی ایک وقت تک۔

مثلاً خاموشی کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پاکستان میں گزشتہ الیکشنز (Elections) میں ملائیت کو ایسی شکست فاش دی ہے کہ کچھ دیر کے لئے حکومت کے ایوانوں میں ایک زلزلہ سا آ گیا۔ کبھی بھی ملائیت کو اتنی سر پرستی نہیں ملی تھی کسی حکومت کی طرف سے جتنا آٹھ سال تک ملائیت کی پرورش ہوئی ہے اور اسے سر پرستی دی گئی ہے اور اس کے بعد جب الیکشن کروائے گئے، عام انتخابات ہوتے تو فوج کی سربراہی میں ہوئے ہیں۔ ایک شدید قسم کی کٹر ملائیت کی سر پرستی کرنے والی حکومت کی سربراہی میں ہوئے ہیں اور ان لوگوں کو توقع یہ تھی کہ شاید تمام جگہ تمام ملک میں، سندھ میں، بلوچستان میں پنجاب میں، صوبہ سرحد میں، جو شدید سے شدید مولانا ہیں وہی الیکشن میں کامیاب ہوں گے لیکن بڑے بڑے جگادری مولانا نے ایسی شکست کھائی ہے کہ کچھ دیر کے لئے تو یہ مبہوت ہو کے رہ گئے تھے کہ یہ واقعہ کیا ہو گیا ہے۔ تو بعید نہیں کہ خاموشی اس کی وجہ سے ہوئی ہو لیکن کچھ بھی ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ خاموشی کیوں تھی اور اس سکوت کو اس ظالمانہ طریقہ پہ توڑا کیوں گیا؟

ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۱﴾ وہ لوگ جو مومنوں کو مظلوم مومنوں فتنوں میں ڈالتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے یعنی ان کو مہلت دی جاتی ہے اور پھر بھی باز نہیں آتے فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ان کے لئے خدا بھی تکرار سے کام لے گا اپنی پکڑ میں۔ ایک دفعہ ”عذاب“ نہیں فرمایا کہ عَذَابُ جَهَنَّمَ ہو صرف یا عَذَابُ الْحَرِيْقِ ہو، دونوں اکٹھے اوپر تلے ذکر فرمائے ہیں اور پھر اس مضمون کو خوب کھول دیا کہ کیوں ایک ہی جگہ تکرار کی گئی ہے خدا کی سرزنش اور پکڑ کی۔ اس لئے کہ انہوں نے بھی تکرار کی ظلم میں۔ ان کو بھی موقعہ ملا اور پھر باز نہیں آئے خدا کی مہلت سے استفادہ نہیں کیا۔

چنانچہ آگے جا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۴﴾ کہ دیکھو تمہارے خدا کی پکڑ اے محمد! ﷺ تیرے رب کی پکڑ بہت شدید ہے اور وہ

شروع بھی کرتا ہے پکڑ کو اور پھر دوہرانا بھی جانتا ہے۔جس طرح تم ظلم کی ابتداء کرنا جانتے ہوں اور اس ظلم کی تکرار جانتے ہو اس طرح اپنے بندوں کا رب تمہیں پکڑنا اور پھر اس پکڑ کی تکرار بھی جانتا ہے لیکن نہ وہ رب اس میں لطف اٹھاتا ہے نہ اس کے بندے یہ چاہتے ہیں وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ عجیب قرآن کریم کا انداز بیان ہے کہ روح اس کلام پر عاشق ہو جاتی ہے۔کسی انسان کا کلام ہوتا تو اس کے بعد یہ آنا چاہئے تھا وہ بڑا منتقم ہے اور بڑا ہی شدید ہے پکڑ میں۔فرما یہ رہا ہے وہ پکڑنا بھی جانتا ہے۔آغاز بھی پکڑ کا جانتا ہے اور اس کی تکرار بھی جانتا ہے اور نتیجہ یہ نکال رہا ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ وہ بہت ہی زیادہ بخشنے والا ہے اور بہت ہی زیادہ پیار کرنے والا ہے۔کیا تعلق ہے اس کا اس پہلے فقرے سے؟ ایک تعلق تو یہ ہے کہ نصیحت کی خاطر بتایا جا رہا ہے کہ باوجود اس کے کہ خدا کی پکڑ کی تقدیر ظاہر ہو چکی ہو۔وہ کھل کے بتا چکا ہو، وہ اتنا مغفرت کرنے والا ہے، اتنا پیار اور محبت کرنے والا وجود ہے کہ اگر اب بھی تم باز آ جاؤ تو اب بھی وہ اپنی پکڑ کو اٹھا لے گا اور اپنی پکڑ کے ہاتھ کو کھینچ لے گا۔اور دوسری طرف اسی فقرے میں ان کی انتہائی ظالمانہ حالت کا پول کھولا گیا ہے فرماتا ہے اس خدا سے تم مار کھاؤ گے جو اتنا ودود اتنا پیار کرنے والا اور اتنا مغفرت کرنے والا تھا۔سوچو کہ تم نے ظلم میں ہر قسم کی حدیں توڑ دی ہوں گی ہر قسم کی انتہا کر دی ہو گی تبھی جا کر غفور اور ودود خدا سے مار کھا رہے ہو۔عجیب کلام ہے بیک وقت امید کو بھی بڑھاتا ہے اور توبہ کی تلقین فرماتا ہے اور دوسری طرف مطعون کرتا ہے قوم کو کہ تم اگر مار کھاؤ گے اپنے خدا سے تو خالصۃً اپنے ظلم و ستم کے نتیجہ میں اور اپنے ظلم پر اصرار کے نتیجہ میں۔لیکن تمہیں شرم کرنی چاہئے کہ اتنی غفور، اتنی بخشنے والی اور اتنی محبت کرنے والی ہستی کے عذاب کے نیچے آ گئے، اس کے پیار اور اس کی محبت کا نمونہ نہ دیکھا۔

پس ہم تو غفور اور ودود خدا پر راضی ہیں اُسی پر ہمارا توکل ہے اور یہی ہمیں پیغام ہے۔ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (الاحزاب :۴۹) ان کے دکھوں، ان کی اذیتوں اور ان کے مظالم کو نظر انداز کر دو اور اپنے رب پر توکل رکھو۔لازماً وہ تم پر رحم فرمائے گا اور لازماً وہ تمہیں غلبہ عطا کرے گا اور اگر یہ ظلم اور تشدد میں اور زیادتیوں میں باز نہیں آئے

تو پھر وہ پکڑنا بھی جانتا ہے اور اس پکڑ کو دوہرانا بھی جانتا ہے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:

ابھی نماز جمعہ کے معاً بعد میں برادرم محمد اسلم صاحب قریشی شہید کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔